24 JAN 2024

Aadab Telangana

"لسانیات سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے" پروفیسر ابی کا اردو یونیورسٹی میں خصوصی خطاب

حیدرآباد، 23 جنوری (پریس نوٹ) زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے مستحکم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے احاطے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہاں علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انویتا ابی نے کیا۔ جو انڈیانا [illegible] پروفیسر لسانیات، سائنس [illegible] یونیورسٹی کی سابق پروفیسر لسانیات ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام "ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت" کے موضوع پر خصوصی لیکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لیکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے لاتعداد جملوں کی تشکیل کی جا سکتی ہے۔ ان کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبان سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعات لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے احاطے کو کھنگالتے ہیں اور اس میں مخفی رازوں کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا بھی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈمان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد علاقائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یک لسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز ہے۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب و تمدن کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابی کی گفتگو کو انتہائی سحر انگیز قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن پروفیسر ابی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جا کر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کارروائی چلائی۔ آخر میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیے۔

رہنمائے دکن

24 JAN 2024

"لسانیات سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے"

پروفیسر ابّی کا اردو یونیورسٹی میں خصوصی خطاب

حیدرآباد 23 جنوری (پریس نوٹ) زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے احاطے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہاں علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انویتا ابّی نے کیا۔ جو ایمی ٹس پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کینیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام "ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت" کے موضوع پر خصوصی لیکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لیکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے لامتناہی جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ان کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعات لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے احاطے کو کھنگالتے ہیں اور اس میں چھپی رازوں کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابّی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کو زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا یہی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈمان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد جغرافیائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طریقے سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابّی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یکسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز ہے۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب و تمدن کی ترجمان ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابّی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابّی کی گفتگو کو ایجازی محور کن قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ پروفیسر ابّی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جاکر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابّی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کاروائی چلائی۔ آخر میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیئے۔ سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ اس خصوصی لیکچر میں مختلف شعبوں کے صدور، ڈینس، ڈائرکٹرس، اساتذہ اور ریسرچ اسکالرس کی کثیر تعداد شریک تھی جنہیں پروگرام کے اختتام پر پروفیسر ابّی سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

RP

Sakshi

భాషల వెనుక వ్యవస్థీకృత నిర్మాణం

పద్మశ్రీ అన్వితా అబ్బి

రాయదుర్గం: భాష అనేది విజ్ఞాన భాండాగారమని కెనడాలోని సైమన్ ఫ్రేజర్ యూనివర్సిటీ లింగ్విస్టిక్స్ ప్రొఫెసర్ పద్మశ్రీ అన్వితా అబ్బి తెలిపారు. గచ్చిబౌలి ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో మౌలానా అబ్దుల్ కలాం ఆజాద్ చైర్ ఆధ్వర్యంలో 'పర్యావరణ వైవిధ్యం భాష అండ్ సంస్కృతి' అనే అంశంపై నిర్వహించిన ప్రత్యేక ఉపన్యాసంలో ఆమె పాల్గొన్నారు. అనంతరం వీసీ ప్రొఫెసర్ సయ్యద్ ఐనుల్ హసన్ అధ్యక్షతన జరిగిన సమావేశంలో అన్విత మాట్లాడారు. భాష అనేది అర్థం చేసుకోవడానికి, విశ్లేషించడానికి సహాయపడే సాధనమన్నారు. అబ్బి భాషల వెనుక ఒక వ్యవస్థీకృత నిర్మాణం ఉంటుందని తెలిపారు. మనదేశంలో దాదాపు 800 నుంచి 1000 భాషలు ఉన్నాయని, ఆయా భాషలలో ఉన్న సంస్కృతి గొప్పదని చెప్పారు. భాషావేత్తలను స్పీచ్ డిటెక్టివ్‌లుగా అభివర్ణించారు. మాతృభాషల ప్రాముఖ్యత గురించి మాట్లాడుతూ చాలా మంది పాఠశాలలకు వెళ్లకుండానే సొంత భాషను నేర్చుకోవడం గొప్పవిషయమన్నారు. భాషావేత్తల కృషిని ఈ సందర్భంగా ప్రొఫెసర్ సయ్యద్ ఐనుల్ హసన్ అభినందించారు. కార్యక్రమంలో 'మనూ' ఓఎస్డీ-1 ప్రొఫెసర్ షగుఫ్తా షాహీన్, రిజిస్ట్రార్ ప్రొఫెసర్ ఇష్తియాక్ అహ్మద్, మౌలానా కలామ్ ఆజాద్ చైర్ ప్రొఫెసర్ సయ్యద్ ఇంతియాజ్ హస్నైన్, ప్రొఫెసర్లు, విద్యార్థులు పాల్గొన్నారు.

సమావేశంలో పాల్గొన్న సయ్యద్ ఐనుల్ హసన్, పద్మశ్రీ అన్వితా తదితరులు

5

روزنامہ الحیات
AL HAYAT 24-01-2024

محمد زاہد اقبال کو مشینی ترجمے میں کمپیوٹیشنل غلطیوں کے موضوع پر پی ایچ ڈی

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبہ ترجمہ کے اسکالر محمد زاہد اقبال ولد محمد سمیع اللہ کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ "اردو میں کمپیوٹیشنل غلطیوں کی وجہ سے مشینی ترجمے میں پیش آنے والے مسائل کا جائزہ: انگریزی اردو مشینی ترجمے کے حوالے سے"، پروفیسر خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ایل پی کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 29 نومبر کو ہوا تھا۔

طوبیٰ صباحت کو شعبہ ترجمہ میں پی ایچ ڈی

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبہ ترجمہ کی اسکالر طوبیٰ صباحت دختر محمد عبدالرب کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ "اردو شماریاتی مشینی ترجمے کے لیے N-gram ماڈل کی تیاری اور اس کا اطلاق: ایک تنقیدی جائزہ"، پروفیسر خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ایل پی کی نگرانی میں مکمل کیا۔

مظفر حسین کو شعبہ سیاسیات میں پی ایچ ڈی

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبہ سیاسیات کے اسکالر مظفر حسین ولد محمد صادق کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ "چین-پاکستان تعلقات مابعد 9 / 11 عہد میں: حکمت عملی کی شراکت داری"، پروفیسر افروز عالم، صدر شعبہ سیاسیات کی نگرانی میں مکمل کیا۔

روزنامہ الحیات
AL HAYAT 24-01-2024

”لسانیات سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے“

پروفیسر ابی کا اردو یونیورسٹی میں خصوصی خطاب

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے ڈھانچے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہا علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انویتا ابی نے کیا۔ جو اڈجنکٹ پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کنیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام ”ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت“ کے موضوع پر خصوصی لیکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لیکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے لامتناہی جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ان کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعاتِ لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے ڈھانچے کو سمجھتے ہیں اور اس میں مخفی راز کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا یہی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈومان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد جغرافیائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یکسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب و تمدن کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابی کی گفتگو کو انتہائی مسحور کن قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ پروفیسر ابی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جا کر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کارروائی چلائی۔ آخر میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیئے۔ سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ اس خصوصی لیکچر میں مختلف شعبوں کے صدور، ڈینس، ڈائرکٹرس، اساتذہ اور ریسرچ اسکالرس کی کثیر تعداد شریک تھی جنہیں پروگرام کے اختتام پر پروفیسر ابی سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

sadaehussaini. Wednesday 24-01-2024

’لسانیات سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے‘

پروفیسر ابّی کا اردو یونیورسٹی میں خصوصی خطاب

حیدرآباد، 23 رجنوری (پریس نوٹ)

زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اسکے ڈھانچے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہاں علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انویتا ابّی نے کیا۔ جو ایڈجنکٹ پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کنیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام ''ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت'' کے موضوع پر خصوصی لیکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لیکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جسکی مدد سے لامتناہی جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ انکے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ انکے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعاتِ لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے ڈھانچے کو سمجھتے ہیں اور اس میں مخفی راز کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا یہی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈومان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد جغرافیائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یکسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب وتمدن کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابی کی گفتگو کو انتہائی مسحور کن قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ پروفیسر ابی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جاکر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کیساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کارروائی چلائی۔ آخر میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیئے۔ سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ اس خصوصی لیکچر میں مختلف شعبوں کے صدور، ڈینس، ڈائرکٹرس، اساتذہ اور ریسرچ اسکالرس کی کثیر تعداد شریک تھی جنہیں پروگرام کے اختتام پر پروفیسر ابی سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

24-01-2024

روزنامہ سیاسی تقدیر دہلی

DAILY SIYASI TAQDEER DELHI

"لسانیات سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے"

پروفیسر ابّی کا اردو یونیورسٹی میں خصوصی خطاب

حیدرآباد، 23 جنوری (پریس نوٹ) زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے ڈھانچے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہا علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انویتا ابّی نے کیا۔ جوائنٹ پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کنیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام "ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت" کے موضوع پر خصوصی لیکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لیکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے لامتناہی جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ان کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعاتِ لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے ڈھانچے کو سمجھتے ہیں اور اس میں مخفی راز کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا یہی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈومان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد جغرافیائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یکسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب و تمدن کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابی کی گفتگو کو انتہائی مسحور کن قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ پروفیسر ابی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جاکر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کارروائی چلائی۔ آخر میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیئے۔ سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ اس خصوصی لیکچر میں مختلف شعبوں کے صدور، ڈینس، ڈائرکٹرس، اساتذہ اور ریسرچ اسکالرس کی کثیر تعداد شریک تھی جنہیں پروگرام کے اختتام پر پروفیسر ابی سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

Urdu Action, 24-01-2024

’’لسانیات سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے‘‘

پروفیسر ابّی کا اردو یونیورسٹی میں خصوصی خطاب

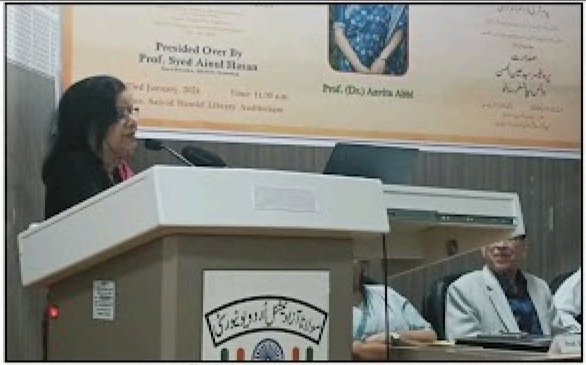

حیدرآباد 23 رجنوری (پریس نوٹ) زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے ڈھانچے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہا علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انویتا ابی نے کیا۔ جوائینٹ پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کینیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام ”ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت“ کے موضوع پر خصوصی لیکچر دے رہی تھیں۔

اپنے لیکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے لاانتہائی جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ان کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعاتِ لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے ڈھانچے کو سمجھتے ہیں اور اس میں مخفی راز کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا بھی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈومان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد جغرافیائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یکسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب و تمدن کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابی کی گفتگو کو انتہائی مسحور کن قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ پروفیسر ابی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جاکر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کارروائی چلائی۔ آخر میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیے۔ سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ اس خصوصی لیکچر میں مختلف شعبوں کے صدور، ڈینس، ڈائرکٹرس، اساتذہ اور ریسرچ اسکالرس کی کثیر تعداد شریک تھی جنہیں پروگرام کے اختتام پر پروفیسر ابی سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

راشٹریہ سہارا

24 JAN 2024

منصف

لسانیات، سب سے بڑی فارنسک سائنس

مانو میں ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت پر پروفیسر انوتا ابی کا لکچر

حیدرآباد، 23 جنوری (پریس نوٹ) زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے ڈھانچے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہا علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انوتا ابی نے کیا۔ جو ایڈ جنکٹ پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کینیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام "ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت" کے موضوع پر خصوصی لکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جنکی مدد سے لاانتہاہی جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ان

کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعات لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے ڈھانچے کو سمجھتے ہیں اور اس میں مخفی راز کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا یہی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈمان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد جغرافیائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یکسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب وتمدن کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابی کی گفتگو کو انتہائی سحر کن قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ پروفیسر ابی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جاکر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کیساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کارروائی چلائی۔ آخر میں رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ ادا کیا۔

"لسانیات، سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے"

ماہر لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ پروفیسر ابی کا مانو میں خصوصی خطاب

حیدرآباد۔ 23 جنوری (پریس نوٹ) زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے ڈھانچے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہا علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انوتا ابی نے کیا۔ جو ایڈ جنکٹ پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کینیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام "ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت" کے موضوع پر خصوصی لکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے لاانتہاہی جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ان کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعات لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے ڈھانچے کو سمجھتے ہیں اور اس میں مخفی راز کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے اور زبانوں کا یہی علم فارنسک سائنس سے کم نہیں۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے قدیم انسانی تہذیب کے نمونے آج بھی انڈمان میں موجود ہیں اور وہاں کی زبان اپنے الفاظ کے ذخیرے سے انگریزی سے کہیں زیادہ مالا مال ہے۔ ان کے مطابق دوسری زبانوں سے الفاظ کا مستعار لینا اس زبان کی طویل زندگی کا ضامن ثبوت ہے۔ کیونکہ زبانیں ماحول سے الفاظ اخذ کرتی ہیں اور زبانوں کے قواعد جغرافیائی اثرات قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کے الفاظ کا جو ذخیرہ ہمالیائی زبانوں میں موجود ہے وہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی نہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق کسی بھی ملک اور تہذیب میں یکسانیت کا مطلب خاتمے کا آغاز ہے اور متنوع ہونا زندگی کا راز۔ زبانیں چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی بلکہ ہر زبان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ تہذیب وتمدن کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے پروفیسر ابی کے لیکچر کو سمندر کو کوزے میں سمونے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے لیکچر میں کئی ایک گرہیں کھولنے کی کوشش کی۔ وائس چانسلر نے پروفیسر ابی کی گفتگو کو انتہائی سحر کن قرار دیا اور کہا کہ اجنبیوں کے درمیان جانا اور ان سے بامعنی گفتگو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ پروفیسر ابی جیسے ماہر لسانیات کی خوبی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان جاکر بھی ترسیل کے کام کو آسانی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر امتیاز حسنین، پروفیسر آزاد چیئر نے پروفیسر ابی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے خیر مقدمی کلمات کہے اور پروگرام کی کارروائی چلائی۔ آخر میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیے۔ سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ اس خصوصی لکچر میں مختلف شعبوں کے صدور، ڈینس، ڈائرکٹرس، اساتذہ اور ریسرچ اسکالرس کی کثیر تعداد شریک تھی جنہوں نے پروگرام کے اختتام پر پروفیسر ابی سے سوالات کیے۔

The Munsif Daily

MANUU Model School Falaknuma Student Uzma Begum Secures 3rd Position at 16th National Science Fair in Chennai

The 16th National Science Fair, organized by B.S Abdur Rahman Crescent Institute and OMEIAT (Organisations of Muslim Educational Institutions & Associations of Tamilnadu), concluded successfully at Crescent University, Vandalur, Chennai.

Muttabi Ali Khan Published: 23rd January 2024 10:20 pm IST

Hyderabad: The 16th National Science Fair, organized by B.S Abdur Rahman Crescent Institute and OMEIAT (Organisations of Muslim Educational Institutions & Associations of Tamilnadu), concluded successfully at Crescent University, Vandalur, Chennai.

The two-day event brought together bright young minds from across the country, showcasing their research-based science projects in categories ranging from Elementary to Senior.

In a remarkable achievement, Uzma Begum, a Class-11 student from MANUU Model School (CBSE), Falaknuma, Hyderabad, secured the 3rd position in this prestigious national event. Uzma presented her research project titled "Estimation of Oxidative Stress Levels in Rice and Wheat Plants Exposed to Salinity Stress." Her insightful work garnered appreciation from the judging panel and fellow participants.

Supervised by the dedicated guide teacher, Waseem Uddin MD, PGT-Biotechnology at MANUU Model School, Uzma's success reflects not only her individual dedication but also the commitment of the educational institution towards nurturing scientific curiosity and innovation among students.

Uzma Begum was honored with a Memento and Appreciation Certificate, presented by Ms. Mariyam Habeeb, Board of Director, Crescent University.

The award ceremony was graced by eminent personalities including Mr. Dr. N. Thajuddin, Pro Vice-Chancellor, Crescent University; Mr. Md Khalilullah, President, OMEIAT; Mr. Md Kamal Nazer, Joint Secretary, OMEIAT; and Ms. Asia Maria, IAS, Director of Minority Education, Tamilnadu.

The event not only served as a platform for students to showcase their scientific prowess but also provided an opportunity for them to interact with and learn from distinguished personalities in the field.

Uzma Begum's achievement is a testament to the caliber of students and the commitment to scientific excellence at MANUU Model School, leaving a lasting impression at the 16th National Science Fair.

24-1-24
سیاسی افق دہلی

”لسانیات سب سے بڑی فارنسک سائنس ہے“

پروفیسر ابی کا اردو یونیورسٹی میں خصوصی خطاب

حیدرآباد، 23/جنوری (پریس نوٹ) زبانیں علوم کا خزانہ ہوتی ہیں اور ہر زبان کی طاقت اس کے منظم قواعد میں ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات اس کے ڈھانچے کی جانچ کرتے ہوئے اس میں پنہا علم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پدم شری پروفیسر انویتا ابی نے کیا۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی ﹐ جے این یو ﹐ جوائنٹ پروفیسر لسانیات، سائمن فریزر یونیورسٹی، کینیڈا و سابق پروفیسر لسانیات، جے این یو ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مولانا آزاد چیئر کے زیر اہتمام ”ماحولیاتی تنوع، زبان اور ثقافت“ کے موضوع پر خصوصی لیکچر دے رہی تھیں۔ اپنے لیکچر کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر زبان کے اپنے قواعد ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے لاانتہا جملوں کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ ان کے مطابق انسانی بچہ پیدائشی طور پر زبانیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہر انسان اپنی ماں کی گود سے ہی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور مادری زبان کسی سے کم تر نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی فارنسک سائنس مطالعاتِ لسانیات میں ہی ہے۔ ماہرین لسانیات زبان کے ڈھانچے کو سمجھتے ہیں اور اس میں مخفی راز کو آشکار کرتے ہیں۔ پروفیسر ابی کے مطابق مریضوں کے علاج کے لیے جس طرح خود ڈاکٹر کو مریض بننے کی ضرورت نہیں اسی طرح ماہرین لسانیات کا زبانیں جاننا ضروری نہیں۔ بلکہ زبانوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

Yaqeen, Nanded
24-1-24

طوبیٰ صباحت کو شعبۂ ترجمہ میں پی ایچ ڈی

حیدرآباد۔23رجنوری (پریس نوٹ): کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبۂ ترجمہ کی اسکالر طوبیٰ صباحت دختر محمد عبدالرب کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''اردو شماریاتی مشینی ترجمے کے لیے N-gram ماڈل کی تیاری اور اس کا اطلاق: ایک تنقیدی جائزہ''، پروفیسر خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ایل پی کی نگرانی میں مکمل کیا۔

مظفر حسین کو شعبۂ سیاسیات میں پی ایچ ڈی

حیدرآباد۔ 23رجنوری (پریس نوٹ): کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبۂ سیاسیات کے اسکالر مظفر حسین ولد محمد صادق کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''چین-پاکستان تعلقات مابعد 9/11 عہد میں: حکمت عملی کی شراکت داری''، پروفیسر افروز عالم، صدر شعبۂ سیاسیات کی نگرانی میں مکمل کیا۔